اور قدم بوسی کے لئے کچھ نہ کچھ کسی نہ کسی روپ میں ارسال خدمت کرتے رہتے ہیں ــــ لو وہ پھر آ رہے ہیں بلکہ وہی آ رہے ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ اب ہمارے سوا سبھی غائب ہو رہے ہیں اس سے پہلے کہ ہم پر کوئی لیبل لگ جائے ہمیں بھی گھر کی راہ لینی چاہیئے ۔ اللہ حافظ ـــــــــــ !

آج اور کل

حاجی حق حق

ہے انگریزی سے کچھ ایسی لگاوٹ ۔۔۔ کبھی یس نو کبھی کہنے لگاوٹ
مسلماں ہیں مگر یورپ زدہ ہیں؟ ۔۔۔ یہ ایسا گھی ہے جس میں ہے ملاوٹ
مسلماں کبھی ہیں یورپ پہ فدا کبھی ۔۔۔ الیکشن کے لئے ہے سب بناوٹ
ہے اندر گڑ مگر چینی کا لیبل ۔۔۔ ہے خود دیسی مگر انگلش بجاوٹ
بت یورپ کی جانب کھینچ رکھے ہے ۔۔۔ ہے یوں مسٹر کو ملاّں سے کھچاوٹ
کلب میں رات بھر وہ خوب ناچی ۔۔۔ نہ کیوں مس صاحبہ کو ہو تھکاوٹ
جو منہ کتّوں کا چومو تو ترقی ۔۔۔ غریبوں سے ملو تو ہے گراوٹ
بتوں کی بات آزادی سے کیجئے ۔۔۔ خدا کا نام لو تو ہے رکاوٹ

کہا حق حق سے افرنگی صنم نے
کہ تم کیوں ہم سے رکھتے ہے عداوت

بقیہ از صـــ ۱۸

بقیہ از صـــ ۱۸

کے خلاف بامر مجبوری کئے گئے اپنے قولی اور زبانی فیصلہ کی تلافی کر سکے "۔ مرزا طاہر احمد کے بیان بالا کی روشنی میں قارئین خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ اس کا کیا مطلب ہے کہ " وہ (بھٹو) دل سے ہمارے ساتھ تھا۔ اس نے ہمیں یقین دلایا تھا کہ گرد بیٹھنے کے بعد وہ فیصلہ ان کے حق ہی میں کر دے گا۔ مگر جولائی ۱۹۷۷ء میں ضیاء الحق نے آکر ہماری ساری امیدیں خاک میں ملا دیں ۔ " نیز مرزا طاہر احمد صاحب کا یہ بیان کہ " ہم یہ چیزیں کیسے فراموش کر سکتے ہیں ؟ ہم بدلہ کیلئے کچھ نہ کچھ کرتے رہیں گے ۔ " اہل پاکستان کیلئے ایک کھلا چیلنج ہے جو ہر محب وطن پاکستانی کو پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ انہوں نے اسلام اور پاکستان کو ان قادیانیوں کی انتقامی شر انگیزیوں سے محفوظ رکھنے کیلئے کیا کچھ کیا ہے ؟ ---- کیا اہل پاکستان نے مرزائے قادیان کے اس ذاتی اور گروہی انتقام سے بچنے کے لئے کسی تیاری یا بیداری کا ثبوت دیا ؟ ---- مرزا طاہر احمد کا یہ بیان اہل پاکستان کو ہر دم بیدار اور مستعد رہنے کا پیغام دیتا ہے اور اس معاملے میں ایک لمحہ کی غفلت بھی پاکستان اور اہل پاکستان کو انتقام کی بھٹی میں ڈال سکتی ہے ۔)

بہ شکریہ ہفت روزہ " زندگی " لاہور
۹ ۔ اگست : ۱۹۹۰ء ۔ !